مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ذوالحجہ ۱۴۴۴ھ مطابق جولائی ۲۰۲۳ء

غصہ کے علاج کی فکر کرے

آج کل لوگ غصہ کا علاج نہیں کراتے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں، گھر میں گئے، مزاج کے خلاف کوئی بات ہوگئی تو اتنا غصہ آتا ہے کہ بس پوچھئے نہیں، میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ گھر میں گئے، برتن اور روٹی کا ڈلیا پٹکنے لگے۔ یہ سب کیا ہے؟ وہی غصہ کا فساد۔ اسی کی وجہ سے کہیں بیٹا باپ پر غصہ کرتا ہے، کہیں ماں پر غصہ ہوتا ہے، انہیں سب بدعنوانیوں کی وجہ سے گھر دوزخ کا نمونہ ہو رہا ہے، اس لئے اس کا علاج کرانا چاہئے۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ذوالحجہ ۱۴۴۴ھ مطابق جولائی ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۹

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع و ناشر

طابع و ناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۷
۳	خزائن الحدیث	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۱۰
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۳
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۶
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۲۰
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۲
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

مسلمانوں کی ذمہ داری

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ، اسلام اور اس کے معاندین کے درمیان کشمکش سے بھری ہوئی ہے، مسلمانوں کو اس کے نتیجہ میں عروج اور زوال دونوں حالات سے گذرنا پڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو بقاوعزت کا مقام حاصل ہے جو اس کو برابر ملتا رہے گا البتہ وہ آزمائشوں سے بھی گذرتی رہی اور ابھرتی رہی ہے اور یہ سلسلہ بعد میں بھی چل سکتا ہے، لیکن اس کو کلی اور حتمی طور پر زوال کہیں پیش نہیں آیا، یہ کبھی کسی ایک علاقہ میں، کبھی دوسرے علاقہ میں، اور کبھی کسی ایک مدت، کبھی کسی دوسری مدت میں پیش آتا رہا ہے، جس کے اثرات سے یہ اُمت وقتی طور پر سخت حالات سے گذرتی رہی، لیکن اس کے باوجود رواں دواں رہی ہے اور عالمی برادری میں اپنی قابل ذکر جگہ بناتی رہی، اور اب موجودہ حالات میں بھی اس کے ابھرنے اور باعزت مقام حاصل کرنے کی پوری توقع ہے، اگر ایسا نہ ہوتا رہا ہوتا تو آج وہ جس تعداد میں اور جن مادی اور معنوی دولتوں سے مالا مال ہے، نہ ہوئی ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ اسلام و مسلمانوں کے معاندین کے دلوں میں اس اُمت سے حسد اور اس سے جذبۂ عداوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا اور دنیا کی یہ دیگر قومیں اپنی اپنی جگہ پر اور عالمی پیمانہ پر بھی مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی

حیثیت وعظمت سے برابر پریشانی محسوس کررہی ہیں اور مسلمانوں کو کمزور کردینا چاہتی ہیں۔

حالانکہ اسلام مسلمانوں کے دلوں میں انسانی ہمدردی اور سب انسانوں کے ساتھ خیرخواہی کا ایسا انسانی جذبہ جاگزیں کرادیتا ہے جو دوسروں کو بلاسبب کسی طرح کا نقصان پہنچانے سے ان کو باز رکھتا ہے، مزید یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کسی دیگر مذہب والے کے مذہب کو بالجبر بدلنے سے منع کررکھا ہے جس کی بناء پر مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار وحال عروج وقوت میں بھی کسی کو اپنے مذہب کو چھوڑنے اور اسلام اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا، ہاں اسلام یہ ضرور تاکید کرتا ہے کہ مسلمانوں کو خدا کی معرفت اور حق سے جو آگہی ہوئی ہے وہ دوسروں کو بھی بتائے اور ان تک پہنچائے اور اسلام نے ان کو اس بات کی صرف تاکید ہی نہیں کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات پر نصرت اور مدد کا وعدہ بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد جب کبھی مسلمانوں سے ہٹی ہے ان کی اس عمل میں کوتاہی اور دین واخلاق فاضلہ کی پابندی میں کمی کی بناء پر ہٹی ہے اور چونکہ دین کی نصرت یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی اور دعوت حق کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اپنی اسی نصرت کا وعدہ کیا ہے، لہٰذا مسلمانوں کو جب بھی بحیثیت اُمت کے زوال ومصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے تو مذکورہ بالا ہدایت میں کوتاہی کی وجہ سے سامنا کرنا پڑا ہے، اس لئے یہ سمجھنے کی بات ہے کہ مسلمانوں کی مصیبتوں کی بنیادی وجہ مسلمانوں

کی طرف سے احکامِ الٰہی کی پابندی اور حسن تدبیر میں ہونے والی کوتاہی ہی بنتی ہے، اسی کے ساتھ ساتھ اسلام ان کو یہ بالکل نہیں سکھاتا کہ وہ غیروں کو بلاسبب کوئی تکلیف دیں یا ان کو نقصان پہنچائیں بلکہ ان کے ساتھ اخلاق ورواداری اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور مسلمانوں کا اس پر عام طور پر عمل بھی ہے، مگر افسوس ہے کہ اسلام کے سلسلہ میں اس کے مخالفوں نے یہ مغالطہ پھیلایا ہے کہ وہ جبر وزور زبردستی کا مذہب ہے اور قرآن مجید کی ان آیات کا حوالہ دینے کی کوشش کی ہے جن میں قرآن مجید کے نزول کے زمانے میں مسلمانوں کے ساتھ مکہ کے کفار ومشرکین کی طرف سے تیرہ چودہ سال تک مسلسل دشمنی کرتے رہنے اور اس پر ان کے مسلسل صبر کرنے کے بعد بھی ان کے ان دشمنوں کی طرف سے اور حملہ آور ہوکر ان سے باقاعدہ جنگ کرنے پر بالآخر ان کے ظلم کا سخت جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے، اس میں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ کسی ملک کا دشمن اس ملک پر حملہ آور ہو اور جانی ومالی نقصان پہنچائے تو کیا یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس دشمن کو مارو، قرآن مجید کی آیات کو صحیح طور پر نہ پڑھنے اور نہ سمجھنے کی صورت میں اسلام پر تشدد کا غلط الزام لگایا جاتا ہے، قرآن مجید میں صراحۃً یہ حکم بھی آیا ہے کہ دشمن کے ساتھ زیادتی نہ کرو صرف جتنا ظلم اس نے کیا اسی حد تک اس سے بدلہ لو، اور یہ بھی آیا ہے کہ کوئی مشرک (کافر) تمہارے پاس آجائے تو اس کو مہمان کی طرح رکھو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن سکے پھر اس کو امن وحفاظت سے اس کی حفاظت کی جگہ تک پہنچادو، دراصل قرآن مجید کو

اس کے صحیح سیاق وسباق کے ساتھ نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کے مخالفین اپنی من مانی تفسیر کرتے ہیں، یہ علمی بددیانتی بھی ہے اور حقائق کو بدل کر پیش کرنے کی حرکت بھی ہے جو بظاہر جان بوجھ کر کی جارہی ہے اس لئے اس پر افسوس ونفرت کا ہی اظہار کیا جاسکتا ہے، اسلام کی تعلیمات کا انسانی بہی خواہی وہمدردی کا رویہ جو قرآن مجید اور اسلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے صاف طریقہ سے سامنے آتا ہے اس کو نظر انداز کردینا، یہ اس کے مخالفین کا بڑا ظلم ہے، مسلمانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ افہام وتفہیم کے مفید ومؤثر ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے ان لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں جو ایسی غلط تشریحات سے متأثر ہوکر غلط فہمیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور اسلام اور مسلمانوں کے متعلق غیروں کے تأثر کو صحیح کریں، اس کیلئے ذرائع ابلاغ اور مخلوط سیمینار اور سیمپوزیم کے وسائل اختیار کئے جاسکتے ہیں۔

اسی کے ساتھ مسلمانوں کو اپنی زندگیوں کو ان صفات اور اخلاق سے آراستہ بھی کرنا چاہئے جن سے وہ اللہ تعالیٰ کے مدد ونصرت کے مستحق ہوں، غلط عادتیں، جاہلانہ رسوم اور بے ضرورت نام ونمود کا شوق، اور شہرت پسندی سے گریز کرتے ہوئے ان کو اچھے کردار اور اسلامی اخلاق وسیرت کو اختیار کرنا چاہئے۔ اور اسی کے ساتھ داعیانہ رویہ بھی اختیار کرنا چاہئے کیونکہ اسی صورت میں اللہ رب العالمین سے ان کو نصرت اور خصوصی مدد حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے زوال سے محفوظ رہتے ہوئے وہ عروج وغلبہ حاصل کرسکتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

اسلام میں کوئی جبر نہیں

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ البقرۃ: آیت: ۲۵۶)

ترجمہ: زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بے شک جدا ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے اب جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو اور یقین لاوے اللہ پر تو اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

دین (اسلام کے قبول کرنے) میں زبردستی (فی نفسہٖ کوئی موقع) نہیں کیونکہ ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے (اسلام کا حق ہونا دلائل سے واضح ہو چکا ہے تو اس میں اِکراہ کا موقع ہی کیا ہے، اِکراہ تو غیر پسندیدہ چیز پر مجبور کرنے سے ہوتا ہے اور جب اسلام کی خوبی یقیناً ثابت ہے تو جو شخص شیطان سے بداعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد (یعنی اسلام قبول کرلے) تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جو کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں (اقوال ظاہری) اور خوب جاننے والے ہیں (احوالِ باطنی کے)۔

اسلام کو مضبوط پکڑنے والا چونکہ ہلاکت اور محرومی سے محفوظ رہتا ہے اس

لئے اس کو ایسے شخص سے تشبیہ دی جو کسی مضبوط رسی کا حلقہ ہاتھ میں مضبوط تھام کر گرنے سے مامون رہتا ہے اور جس اسلام میں کسی قسم کی ہلاکت اور خسران نہیں ہے اور خود کوئی اسلام کو ہی چھوڑ دے تو اور بات ہے۔

اس آیت کو دیکھتے ہوئے بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں ہے حالانکہ اسلام میں جہاد اور قتال کی تعلیم اس کے معارض ہے۔

اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اعتراض صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اسلام میں جہاد اور قتال کی تعلیم لوگوں کو قبول ایمان پر مجبور کرنے کیلئے نہیں ہے ورنہ جزیہ لے کر کفار کو اپنی ذمہ داری میں رکھنے اور ان کی جان و مال و آبرو کی حفاظت کرنے کے اسلامی احکام کیسے جاری ہوتے بلکہ دفع فساد کے لئے ہے کیونکہ فساد اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے جس کے درپے کافر رہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (۵:۶۴)

''یہ لوگ زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاد اور قتال کے ذریعے سے ان لوگوں کے فساد کو دور کرنے کا حکم دیا ہے پس ان لوگوں کا قتل ایسا ہی ہے جیسے سانپ، بچھو اور دیگر موذی جانوروں کا قتل۔

اسلام نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور اپاہج وغیرہ کے قتل کو عین میدان جہاد میں بھی سختی سے روکا ہے کیونکہ وہ فساد کرنے پر قادر نہیں ہوتے ایسے ہی ان لوگوں کے بھی قتل کرنے کو روکا ہے جو جزیہ ادا کرنے کا وعدہ کر کے قانون کے پابند ہو گئے ہوں۔

اسلام کے اس طرزِ عمل سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ جہاد اور قتال سے لوگوں کو ایمان قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ اس سے وہ دنیا میں ظلم وستم کو مٹا کر عدل وانصاف اور امن وامان قائم رکھنا چاہتا ہے، امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی بڑھیا کو اسلام کی دعوت دی تو اس کے جواب میں اس نے کہا ''اَنَا عَجُوْزٌ کَبِیْرَۃٌ وَالْمَوْتُ اِلٰی قَرِیْبٍ'' یعنی میں ایک قریب المرگ بڑھیا ہوں آخری وقت میں اپنا مذہب کیوں چھوڑوں؟ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اس کو ایمان پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہی آیت تلاوت فرمائی ''لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ'' یعنی دین میں زبردستی نہیں ہے۔

درحقیقت ایمان کے قبول پر جبراً واِکراہ ممکن بھی نہیں ہے اس لئے کہ ایمان کا تعلق ظاہری اعضاء سے نہیں ہے بلکہ قلب کے ساتھ ہے اور جبر واِکراہ کا تعلق صرف ظاہری اعضاء سے ہوتا ہے اور جہاد وقتال سے صرف ظاہری اعضاء ہی متاثر ہو سکتے ہیں لہٰذا اس کے ذریعہ سے ایمان کے قبول کرنے پر جبر ممکن ہی نہیں ہے اس سے ثابت ہوا کہ آیات جہاد وقتال آیت ''لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ'' کے معارض نہیں ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

اعمال کی بقاء کیلئے اہل اللہ کی صحبت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَنَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، ج:۱،ص:۶۵)

ترجمہ: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بڑائی ہوگی۔

دین پر استقامت اور اعمال کی بقا کیلئے اہل اللہ کی صحبت اتنی ضروری ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی تبلیغی جماعت فرماتے ہیں کہ میں جب دین کی محنت کیلئے جاتا ہوں تو مخلوق میں اختلاط اور زیادہ میل جول سے نفس میں کچھ کثافت اور گندگی سی آجاتی ہے، اس کو دور کرنے کیلئے میں اہل اللہ کی خانقاہوں میں جاتا ہوں تو دل مجلّٰی ہوجاتا ہے، جیسے موٹر کار طویل سفر پر جاتی ہے تو پرزوں میں کچھ میل کچیل لگا جاتا ہے، لہٰذا اس کی ٹیوننگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور صفائی کیلئے کار کو کارخانے میں، جس کو ورکشاپ کہتے ہیں، بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح

دل کی ٹیوننگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے، جس کی ورکشاپ خانقاہیں ہیں، کیونکہ نفس چور ہے، اس میں خفیہ طریقہ سے کچھ بڑائی، کچھ دِکھاوا آجاتا ہے۔ جن کا مشائخ اور علماء سے تعلق نہیں ہوتا، ان کی گفتگو سے پتہ چل جاتا ہے اور ان کی زبان سے بڑائی کی باتیں نکلنا شروع ہوجاتی ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ میرے دل میں کیا مرض پیدا ہوگیا۔ اس لئے چاہے کوئی مدرس ہو، معلم ہو، مبلغ ہو، مصنف ہو، تزکیۂ نفس بغیر اہل اللہ کی صحبت اور تعلق کے نہیں ہوتا۔ ایک صاحب نے خود بتایا کہ میں اللہ کے فضل سے دین کیلئے کچھ وقت لگا کر جب کراچی واپس آیا تو مجھے تمام لوگ نہایت حقیر معلوم ہوئے کہ یہ سب غافل ہیں، انہیں دین کی فکر نہیں، علماء پنکھوں میں بیٹھ کر بخاری شریف پڑھا رہے ہیں، اور ہم لوگ دریائے سندھ کے کنارے جنگلوں میں جا کر دین پھیلا رہے ہیں، لیکن وہ ایک اللہ والے سے بیعت تھے، انہوں نے اپنے شیخ کو اپنا یہ حال بتایا کہ مجھے تو بڑے بڑے علماء تک شیطان نظر آرہے ہیں۔ ان بزرگ نے کہا کہ سب سے بڑے شیطان تو تم ہو، کیونکہ تمہارے دل میں تکبر پیدا ہوگیا۔ تم نے اپنے نفس کو مٹانا نہیں سیکھا۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اپنے سے بہتر سمجھو اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھو، بلکہ جب تک خاتمہ ایمان پر نہیں ہوجاتا خود کو کافروں سے اور جانوروں سے بھی کمتر سمجھو اور تمہارا حال اتنا خراب ہوگیا کہ عام مسلمان تو کجا، تم علماء کو جو وارثینِ انبیاء ہیں، حقیر

سمجھ رہے ہو۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ'' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بڑائی ہوگی، اور ایک روایت میں ہے کہ ''وَلَا یَجِدُ رِیْحَھَا'' داخلہ تو درکنار، جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اس سے پتہ چلا کہ اہل اللہ سے تعلق کتنا ضروری ہے۔ اگر اس شخص کا کوئی شیخ نہ ہوتا تو یہ تو ہلاک ہوگیا تھا کیونکہ شیطان نے دل میں تکبر ڈال دیا تھا، لیکن شیخ کی ڈانٹ سے سارا تکبر نکل گیا۔ یہ تکبر اتنا بڑا ایٹم بم ہے کہ حج اور عمرے، تہجد وتلاوت، ذکر ونوافل سب کو اُڑا دیتا ہے۔ اسی طرح چاہے کتنا ہی بڑا عالم ہو، محدث ہو، شیخ الحدیث ہو، بخاری شریف پڑھا رہا ہو، اگر اللہ والوں سے اصلاحی تعلق نہ ہوگا تو آپ اس کے علم وعمل میں فاصلے دیکھیں گے۔ چاہے علم کا سمندر ہو، اگر اصلاح نہ کرائی ہوگی تو آپ دیکھیں گے کہ ہوائی جہاز میں ائیر ہوسٹس سے مسکرا مسکرا کر اور اس کی طرف دیکھ کر باتیں کر رہا ہوگا اور زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ کا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ کا علم اس کی طاق نسیان میں ہوگا۔

جتنا نیکیاں کمانا ضروری ہے، ان کی حفاظت کا اہتمام بھی اتنا ہی ضروری ہے، جو نفس کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوتا اور نفس کی اصلاح موقوف ہے صحبت اہل اللہ پر۔

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ میں تو یہاں تک خیال رکھتا ہوں کہ لفافہ میں جو خط رکھتا ہوں اس میں بھی اس کا خیال رہتا ہے کہ کہیں نشیب اور کہیں فراز نہ رہے مناسبت کے ساتھ کاغذ موڑ کر رکھتا ہوں یوں جی چاہتا ہے کہ کسی کو ذرا بھی الجھن نہ ہو۔

فرمایا کہ آج کل کے عشاق اکثر فساق ہیں عشق اور ہی چیز ہے اب تو فسق کا نام عشق رکھ لیا ہے محض بوالہوس ہیں یہ گندم کھانے کا فساد ہے اسی کو ایک حکیم فرماتے ہیں ؎

ای نہ عشقت آنکہ در مردم بود ایں فساد خوردن گندم بود

(جو عشق انسان کے ساتھ ہے وہ عشق نہیں ہے بلکہ گیہوں کھانے کا فساد ہے اور پیٹ بھرنے کی مستی ہے)۔

فرمایا کہ آج کل جس کو دیکھو الا ماشاء اللہ بڑا بننے کی فکر میں ہے اور یہ مرض ایسا عام ہوا ہے کہ مشائخ اور علماء تک کو اس میں ابتلاء ہے پہلے حضرات اس کے ایہام سے بچتے تھے اور ایہام تک کا تدارک کرتے ہیں چنانچہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی کا واقعہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور شدت شوق میں یہ اشعار پڑھے ؎

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا تقبل الارض عنی وھی نائبتی

فهذه دواة الاثباح قد حضرت فاصدد يمينك كے محظى بها شفتى

(دوری کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا کہ میری نائب ہو کر زمین بوسی کرے اب مجھ کو حاضری کی دولت میسر آئی ہے تو ذرا دست مبارک بڑھایئے تا کہ میں بوسہ کے شرف سے محظوظ ہوں)۔

فوراً ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک مزار مبارک سے باہر ظاہر ہو گیا انہوں نے دوڑ کر بوسہ دیا اور بے ہوش ہو گئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کے نور سے سورج بھی ماند ہو گیا تھا لکھا ہے کہ اس وقت نوے ہزار آدمی کا مجمع تھا جس میں بڑے بڑے قطب اور غوث ابدال اوتاد بھی موجود تھے حاضرین میں سے ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ اس وقت تم کو کچھ رشک ہوا تھا۔ ان بزرگ نے جواب دیا کہ میں بیچارا کیا چیز ہوں اس وقت تو فرشتے رشک کر رہے تھے، پھر جس وقت سید احمد کبیر رفاعی کو ہوش آیا اندیشہ ہوا کہ میں کہیں مخلوق کی نظر میں بڑا نہ ہو جاؤں تو تمام نوے ہزار کے مجمع کو اللہ کی قسم دے کر کہا کہ میں زمین پر لیٹتا ہوں سب میرے اوپر سے پھاند کر جائیں کثرت سے لوگ ایسے بھی تھے جو اسی طرح گذرے مگر بعضے بزرگ ایسے بھی تھے جنہوں نے یہ کہا کہ ہم اگر ایسا کرتے تو ہم پر خدا کا قہر نازل ہو جاتا یہ ہے بزرگوں کی شان کیا ٹھکانہ ہے اس فنا اور بے نفسی کا کہ ساتھ ساتھ نفس کا علاج بھی کیا سخت کیا آج کل کے مشائخ جو اپنے غوائل سے بے فکر ہیں اس سے سبق حاصل کریں۔

فرمایا کہ ایک غیر مقلد کا ایک سوال آیا ہے اس کا میں پہلے جواب دے چکا ہوں اس کا تو کوئی ذکر نہیں کیا پھر وہی سوال کر دیا۔ چاہئے یہ تھا کہ میرے جواب پر اول گفتگو کرتے یہ سب بے ضابطگیاں ہیں ان لوگوں کی اور اس سوال میں میری کتاب کی جو عبارت

نقل کی ہے اس میں بھی کٹر بیونت کی ہے بیچ میں سے عبارت ہی اُڑادی ہے ان سائل صاحب کا یہ دین ہے اور اس پر دعویٰ ہے عامل بالحدیث ہونے کا میں تو کہا کرتا ہوں کہ ان میں اکثر کی طبیعتوں میں فساد ہے اگر دین ہو اور نیت اچھی ہو تو اختلاف میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس سے روکا جاتا ہے کہ تحقیق نہ کریں مگر دین تو مقصود ہی نہیں محض تعصب ہے۔

فرمایا کہ اہل اللہ بڑے عادل ہوتے ہیں ہر چیز میں عدل واعتدال کو پسند کرتے ہیں حضرت مرزا مظہر جان جاناں حالانکہ بہت ہی نازک مزاج تھے مگر ان کے عدل کا واقعہ عرض کرتا ہوں کہ ایک روز اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ تم اپنے بچوں کو لاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں مرید بے چارے سمجھے کہ حضرت نازک مزاج ہیں اور بچے شوخی ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ان کی بے ڈھنگی حرکات سے حضرت کو تکلیف ہو ٹال گئے کچھ روز کے بعد پھر فرمایا کہ میاں ہم نے تم سے بچوں کو لانے کیلئے کہا تھا تم لائے نہیں مرید نے پھر ٹال دیا کچھ روز کے بعد پھر یہی فرمایا تب مرید سمجھے کہ جان بچے گی نہیں انہوں نے بچوں کو نہلا دھلا یا صاف کپڑے پہنائے اور حضرت کے مزاج کے مناسب ضروری آداب تعلیم کر کے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر کیا حضرت مرزا صاحب نے ان لڑکوں کو بہت بے تکلف بنانا چاہا مگر وہ گردن جھکائے آنکھیں نیچے کئے بیٹھے رہے حضرت نے ان کے باپ سے فرمایا کہ میاں ہم نے تم سے کہا تھا کہ اپنے بچوں کو لانا عرض کیا کہ حضرت یہ حاضر تو ہیں فرمایا کہ یہ بچے ہیں یہ تو تمہارے بھی باوا ہیں بچے تو ایسے ہوتے کہ کوئی ہماری کمر پر سوار ہو جاتا کوئی ہمارا عمامہ لے بھاگتا دیکھئے یہ حضرات کیسے عادل ہوتے ہیں طبیعت کے تابع نہیں ہوتے اصول کے تابع ہوتے ہیں اس لئے اگر بڑی عمر والے کوئی حرکت کرتے تو ان پر دارو گیر کرتے اور بچوں نے شوخی نہیں کی تو اس کی شکایت کی کتنے بڑے عدل کی بات ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ غصہ کا آنا یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ غصہ کی بات پر غصہ نہ آئے یہ عیب کی بات ہے، غصہ کی بات پر غصہ آنا چاہئے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی کبھی کبھی غصہ آیا کرتا تھا۔ آپ کے غصہ ہونے کی حالت میں جو کیفیت ہوتی تھی اس کو حدیث پاک میں بیان کیا گیا کہ ''گویا کہ نچوڑ دیا گیا ہے انار کو دونوں رخساروں پر'' اس سے معلوم ہوا کہ غصہ کا آنا کوئی نامناسب بات ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غصہ نہ آیا کرتا۔ پھر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے خاص بندوں کی جو تعریف ہے اس میں یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے بندوں کی پہچان یہ ہے کہ

''وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ'' (پ:۴، ع:۵)

اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں۔

جو غصہ کو پی جاتے ہیں۔ غصہ آیا مگر اس کو ضبط کرلیا، اس سے معلوم ہوگیا کہ غصہ آنا یہ عیب کی بات نہیں، غصہ کی بات پر غصہ آنا ہی چاہئے۔ ایسے موقع پر غصہ جس کو نہیں آتا وہ بے حس ہے، البتہ غصہ میں بے قابو ہوجانا، جذبات سے

مغلوب ہوجانا یہ مناسب نہیں ہے۔ غصہ میں یہ حالت نہ ہو کہ نامناسب کلمات نکلنے لگیں۔ غصہ پر قابو حاصل کیا جائے۔ اپنے نفس کو ایسے موقع پر قابو میں رکھا جائے۔ یہ انسان کا کمال اور اس کی بہادری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

''لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ'' (مسلم شریف: ۲/۳۲۶)

بہادر وہ شخص نہیں جو کسی پہلوان کو پچھاڑ دے، بلکہ حقیقی بہادر کہلانے کا مستحق تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

تو حاصل یہ ہے کہ صحیح اور سچی بات کہے ہر حال میں، خوشی میں بھی اور غصہ میں بھی، یہ نجات دینے والی چیز ہے۔

ارشاد فرمایا کہ آج کل لوگ غصہ کا علاج نہیں کراتے۔ جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں۔ گھر میں گئے، مزاج کے خلاف کوئی بات ہوگئی تو اتنا غصہ آتا ہے کہ بس پوچھئے نہیں۔ میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ گھر میں گئے، برتن اور روٹی کی ڈلیا پٹکنے لگے، یہ سب کیا ہے۔ وہی غصہ کا فساد، اسی کی وجہ سے کہیں بیٹا باپ پر غصہ کرتا ہے، کہیں ماں پر غصہ ہوتا ہے۔ انہیں سب بدعنوانیوں کی وجہ سے گھر دوزخ کا نمونہ ہورہا ہے۔ اس لئے اس کا علاج کرانا چاہئے۔

ارشاد فرمایا کہ غصہ خطرناک بیماری ہے۔ اس کے علاج کی جلد فکر کرنا چاہئے۔ اسکے نقصانات بہت ہیں، جس طرح پانی کو جتنا ہی جوش دیا جائے گا اور اُبالا جائے گا

اتنا ہی وہ کم ہوگا۔ اسی طرح غصہ کا بھی معاملہ ہے کہ اس سے انسان کی عزت و وقعت دھیرے دھیرے لوگوں میں کم ہوتی جائے گی، انسان نظروں سے گر جاتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب کو غصہ کی بیماری تھی، مجھے اپنا حال لکھا۔ میں نے لکھا کہ بہشتی زیور کے ساتویں حصے میں غصہ کا جو علاج مذکور ہے آپ اس کے ہر نمبر پر عمل کریں اور بوقت غصہ جتنے نمبروں پر عمل نہ ہو ہر نمبر پر دو روپیہ جرمانہ اپنے نفس پر کریں اور خود نہ صرف کریں، مجھے وکیل بنائیں، یہاں بھیج دیں، خود صرف کرنے میں بھی کچھ حظ اور خوشی ہوتی ہے اور علاجاً نفس کو پوری مشقت میں مبتلا کرنا ہے۔ چنانچہ اس تدبیر سے ان کو بہت نفع ہوا۔

ارشاد فرمایا کہ غصے کے وقت حدود سے بڑھ جانے اور عقل ٹھکانے نہ رہنے اور انجام سوچنے کا ہوش باقی نہ رہنے کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے جس پر غصہ آیا ہے۔

۱..... اس کو فوراً اپنے سامنے سے ہٹادے، اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ٹل جائے۔

۲..... پھر یہ سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کا قصوروار ہوں اور میں جس طرح یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کردیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہئے کہ میں اس کا قصور معاف کردوں۔

۳..... اور زبان سے کئی بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کرلے، اس سے غصہ جاتا رہے گا۔ پھر جب عقل ٹھکانے ہوجاوے۔ اس وقت بھی اگر اس کو سزا دینی مناسب معلوم ہو اور سزا دینے میں اس کی بھلائی معلوم ہو، جیسے اپنی اولاد ہے یا شاگرد ہے یا مرید ہے کہ اس کی اصلاح ضروری ہے یا سزا دینے میں دوسرے کی

بھلائی ہے۔ جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا۔ اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطہ بدلہ لینا ضروری ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے تو پہلے خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہئے۔ جب ہر طرح شریعت کے مطابق اس بات میں تسلی اور اطمینان ہوجائے تو اسی قدر سزا دے دے۔ چند روز اس طرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجائے گا۔ تیزی نہ رہے گی۔

۴.....ایک حدیث میں ہے کہ غصہ کے وقت خاموش ہوجائے اور دوسری روایت میں ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اور تیسری روایت میں ہے کہ کئی بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھے۔

ملفوظاتِ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ

فرمایا حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ استغفار کی تسبیح پہلے پڑھوں یا درود کی؟ فرمایا پہلے غسل کرتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ کہا غسل کرتا ہوں، تو فرمایا اسی طرح پہلے غسل استغفار کر کے درود کا عطر لگاؤ۔

فرمایا ذکر اللہ ایسا کرو کہ لوگ دیوانہ کہیں۔ جیسے الیکشن کے زمانے میں ایک ہی نعرہ صبح وشام اور روز روز لگتا ہے کہ ووٹ فور۔۔۔ ووٹ فور۔۔۔ کہیں سے کوئی نو وارد آیا ہو تو دیوانہ کہنے لگے۔

فرمایا سنتیں دوا کی ٹکیہ ہے کہ اس سے جسم ایمان سلامت رہتا ہے، جیسے دوا کہ ٹکیہ سے جسم سلامت رہتا ہے۔ دین میں جان پڑتی ہے۔

فرمایا اطاعت سے خوشی ہونا نقد فائدہ ہے اور اگر خوشی نہ ہو تو ایمان بیمار ہے کہ بیمار کو مزہ معلوم نہیں ہوتا جیسے حدیث میں ''مَا الْاِیْمَان'' اس میں اطاعت پر خوشی ہونا اور معصیت پر کلفت ہونا مذکور ہے۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت کوڑے مارتے تھے۔ معلوم نہیں کیا؟ پہلے یہ چیزیں ضروری ہیں اسکے اوپر عمل ہونا چاہئے سب سے پہلے مقدم کیا چیز ہے؟ جماعت میں جاؤ پہلے اپنا قرآن پاک صحیح کرلو یہ فرض عین ہے، یہ باہر نکلنا مستحبات میں سے ہے۔ وہ واجب بھی نہیں ہے۔ اب یہ ہے کہ قریب جاؤ اس کے۔ بہت دیکھو گے اطاعت کی توفیق ہوگی، اتنی مدت گذارو گے یہی اصل مقصد ہے۔ سیکھو اس کو انتخاب کرو، عمل کروگے، بیان بازی بہت ہورہی ہے معلومات تو ہے نہیں۔ دین کے اصول یہ ہیں مردم شناسی، موقع شناسی، حرف شناسی، اسی کا نام ہے تزکیہ نفس۔ اسی کا نام بیعت ہے۔ کیسے کلام کریں؟ ہر چیز کا علم ضروری ہے اصلاح سے پہلے یہ طریقہ جاننا ضروری ہے آپ نے جب تقریر شروع کی، سب سے پہلے مخاطب ٹھہرالو اپنے آپ کو، یہ عمدہ طریقہ ہے۔ گھر والے پہلے مخالف ہوں گے۔ میرے شیخ کے گھر والے ہوئے ہیں۔

شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مطلع کیا فرمایا کہ تم کام کرو جتنی منہ اتنی زبان،

تم کس کو روکو گے؟ تم کام میں لگو! کہا ٹھیک کہتے ہو تم۔ وجہ ہے ایک علم سے ہم لوگ محروم ہیں علم دین سے، علم دو قسم کے ہیں۔ ایک علوم شرعی، ایک علوم عصری، ایک فرض عین ہے۔ ایک فرض کفایہ۔ علوم شرعی فرض عین ہے۔ ہم سب کو جاننا ضروری ہے۔ کوئی چوائز بالکل نہیں اور علوم عصری میں سائنس آ گئی جو من میں آئے لے لو۔ ٹھیک ہے سب چوائز کے اندر ہیں یہ معرفت کے خزانے ہیں۔ میں نے دعویٰ کیا ہے، چیلنج ہے میرا تجھے اللہ والا بننا ہے تو سائنس پڑھ لو! یہ دعویٰ ہے میرا۔ ان کو معرفت ملے گی ہم سائنس پڑھے پیسے کیلئے، عہدے کیلئے میں سائنٹس ہوں۔ یہ تو دنیا کی چیزیں ہیں۔ اے اللہ! تو نے آخرت کی چیزیں میرے سامنے رکھ دی ہیں میں کیسے اب باغی بنوں؟ میں کیسے جاؤں؟ اور سائنس کا ہر مضمون جو ہے رہبری کرتا ہے، اللہ کی معرفت کی طرف؛ کہ وہ خالق و مالک ہے اب پہچان لو دیکھو اسی کو کہتے ہیں مؤمن کی شان ہے کہ غور کریں فکر کریں۔ اللہ سے کیسے بغاوت کروں؟ مشرک یہود و نصاریٰ باغی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو پیدا کیا ہے۔ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا لیکن نافرمانی میں آ گیا۔ ہم خوش ہیں۔ جو شارع علیہ السلام نے فرمادیا ہم کو عمل کرنا ہے کوئی مانے یا نہ مانے۔ ٹھیک ہے کر کے دکھاؤ تم۔ اشاعت کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے دلیل موجود ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حج کا اعلان کرو! مکہ مکرمہ کے چاروں طرف تو پہاڑ ہی پہاڑ ہے کہاں تک آواز جائے گی؟ اللہ نے فرمایا یہ میرا کام ہے تم اعلان کر دو حج کا۔ حج کا اعلان کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے آواز پہنچادی۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرماتے تھے کہ (علم کی آفات پر نظر ہوتی ہے تو تمنا ہوتی ہے کہ) کاش میں نے کبھی علمی مباحث کو گفتگو نہ کی ہوتی اور وہ زمانہ جس میں مجھ جیسا آدمی فقیہ قرار دیا گیا۔ بُرا زمانہ ہے۔

آپ جب کوئی سواری کا جانور کرایہ پر لیتے تھے تو اگر اتفاقاً آپ کا کوڑا کہیں کر گیا اور اُس کے اُٹھانے کیلئے چند قدم پیچھے لوٹنا پڑا تو جانور پر سوار ہو کر نہ لوٹتے تھے بلکہ سواری سے اُتر کر اُس کو وہیں ٹھہرا کر پیادہ جاتے تھے۔ اور یہ فرماتے تھے کہ جانور کے مالک سے آگے جانے کا کرایہ ٹھہرایا پیچھے لوٹنے کا کرایہ نہیں ٹھہرا۔ اس لئے سوار ہو کر پیچھے لوٹنا حق کے خلاف ہے۔

حضرت عون بن عون بن عبداللہ ابن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ کی عادت تھی کہ کبھی اعلیٰ قسم کا لباس پہنتے تھے اور کبھی معمولی اُون کا لباس۔ آپ سے اس کی مصلحت دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں کبھی کبھی اعلیٰ قسم کا لباس اس لئے پہنتا ہوں کہ شان وشوکت والے آدمی میرے پاس آنے اور علمی استفادہ کرنے سے محجوب وشرمندہ نہ ہوں اور کبھی معمولی لباس پہنتا ہوں تا کہ مساکین مرعوب نہ ہوں اور میرے پاس بیٹھنے سے ان کو ہیبت نہ ہو۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرماتے کہ (بعض اوقات) میں کسی شخص کو کسی مصیبت کی حالت میں دیکھتا ہوں مگر اس کو منع کرتا ہوا شرماتا ہوں کہ میں اپنے نفس کو حقیر سمجھتا ہوں (کہ میں اس لائق کہاں ہوں کہ خود ہزاروں عیوب میں مبتلا ہو کر اپنے سے اچھے آدمی پر حکم چلاؤں۔

فائدہ: کسی ایسی حالت کا غلبہ عذر ہو سکتا ہے لیکن امر اصلی یہی ہے استحضار تواضع کے ساتھ نصیحت ترک نہ کرے۔

فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو وہ ذاکر ہے اور جو نافرمانی کرے وہ ذاکر نہیں اگرچہ تسبیحات اور تلاوت قرآن کی کثرت کرتا ہو۔

فائدہ: یہ مراد نہیں کہ اس حالت میں یہ بیکار ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اعظم مطلوب اطاعت ہے اس کے ہوتے ہوئے اوراد کی تقلیل مضر نہیں اور اس کے نہ ہوتے ہوئے اوراد کی تکثیر زیادہ نافع نہیں۔

(جب علماء کی ذمہ داریوں کا خیال آتا اور خشیت کا غلبہ ہوتا تھا تو) فرماتے تھے کہ کاش میں علم نہ سیکھتا۔ اور کاش میں دنیا سے برابر سرابر نکل جاؤں کہ مجھے اس علمی خدمت کا نہ کوئی ثواب ملے اور نہ عذاب ہو۔

فائدہ: اس سے وہ علم مستثنیٰ ہے جو ان پر عمل کیلئے ضروری ہے تبلیغی علم مراد ہے۔

حضرت ماہان بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ سے حضرات صوفیہ کے اعمال کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا اور کس قدر تھے۔ فرمایا کہ ان کے اعمال قلیل تھے (مگر) قلوب (رزائل سے) پاک تھے۔ (اس لئے وہ قلیل بھی ہمارے کثیر سے افضل واعلیٰ تھے)۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

راہِ خدا میں محنت ضروری

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

جب بچہ تختی لکھتا ہے تو پہلے اچھے حروف نہیں ہوتے۔ مگر چونکہ ایک اُستاد اُس کو برابر بتاتا ہے اس لئے وہ خراب حروف لکھنے سے اچھے حروف لکھنے تک پہنچا دیتا ہے۔ اور یہ مشاہدہ ہے۔ اور اگر بُرا لکھنا نہ چاہے اور ضد کرے کہ ہم تو اسی وقت قلم ہاتھ میں لیں گے جب ابن مقلہ کی طرح لکھنے لگیں تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ اسی طرح دین کا کام ہے خدا تک پہنچنا اور آخرت کی نیک بختی حاصل کرنا بغیر کسی فرق کے اور ایسا ہی لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں عبادت نہیں کرسکتا جب تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صدق مجھ میں نہ آجائے۔ یہ ویسا ہی ہے جیسے کوئی احمق کہے کہ میں اس وقت حرف لکھوں گا جب اپنے میں ابن مقلہ کی خطاطی کا کمال پاؤں گا۔ اگر اسکے کے اعمال وافعال مکر ونفاق کی عادت نہ کریں گے تو کبھی مردوں کے کمال کے مدارج تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح سات برس کے بچے سے کہا جائے کہ نماز پڑھ اور روزہ رکھ۔ تو یہ نماز اور روزہ سوائے عادت اور باپ کے ڈر کے کچھ نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کو کمال حاصل ہوسکتا ہے۔ وہ یوں کہ کوئی پیر پختہ ہو جو اس لڑکے کو ان ملے جلے عملوں سے گذار کر اخلاص کے درجے پر پہنچا دے۔ اور اگر کوئی پیر نہ ملا تو عادت جڑ پکڑے گی اور پُرانی ہوجائے گی جس سے بھلائی کی کوئی اُمید نہیں، مگر شاذ و نادر ہی۔ تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی بغیر پختہ استاد کے حرف مشق کرے گا تو پچاس برس تک بھی اس کا برا حرف خوبصورت

نہیں ہوسکتا۔ اور ہم نے جو یہ کہا کہ کسی بزرگ کے جوتے کی خدمت کرے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جوتوں کو سیدھا کرے۔ کیونکہ اس کو تو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ کسی طرح جوتا سیدھا کیا جاتا ہے۔

ایک عزیز صاحبِ دولت کا قول ہے کہ سات برس تک ایک بزرگ کو ہم دیکھا کیے اور برابر جی چاہتا رہا کہ آپ کی پاپوش کو کلیجے سے لگائیں گے۔ مگر میری ایک دن بھی ہمت نہ پڑی کہ حضرت کی پاپوش کو چھو بھی سکیں۔

برادرِ عزیز! اگر کوئی صاحبِ دل تم کو قبول کرے تو اس وقت تم البتہ سچے مرید کہے جاسکتے ہو کہ تمہاری جان اس کے عشق میں جل کر خاک ہوجائے۔ جب تم اس طرح خاکستر ہوجاؤ گے تو وہ تمہیں اکسیر بنا کر اُٹھالے گا۔ بھائی! یہ دین کی راہ ہے، کام اسکا بازی نہیں ہے، کھیل نہیں ہے، تماشا نہیں ہے۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے کسی نے خوب کہا ہے ؎

اے پسر کارِ عشق بازی نیست　　زانکہ ایں رہ رہِ مجازی نیست

(اے لڑکے عشق کوئی کھیل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا راستہ معمولی راستہ نہیں ہے)۔ ع

روبازی کن کہ عاشقی کارِ تو نیست

(جا اور کسی دوسرے کھیل میں لگ جا، کیونکہ عشق تیرا کام نہیں ہے)۔ کیا کوئی مرید تصنع سے بیلا لے جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پیرانِ راہ رفتہ مریدوں کو خوب پہچانتے ہیں۔ کیونکہ ایک زمانے میں وہ خود بھی تو مریدی کر چکے ہیں۔

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ رات میں اکثر جسم کو ٹٹولتے کہ کہیں مسخ تو نہیں ہوگیا، سری سقطیؒ اور بشر حافیؒ کی بھی یہی حالت تھی۔

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علی بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ مرتے دم تک سورۃ القارعہ کو نہ سُن سکے۔ ایک دفعہ اتفاقاً آپ نے سن لی تو تین دن، تین رات بالکل بیہوش پڑے رہے۔

اے دوست! اس کو یاد رکھ اور اپنے پیشواؤں کی پیروی کر۔

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں اگر کمی ہوجاتی تو سخت غمگین ہوتے، اگرچہ عبادت میں تمام عالم سے بڑھ کر ہوتے، پھر بھی وہ اپنے آپ کو حقوق کی ادائیگی میں قاصر ہی سمجھتے۔ اس صفت میں مبتدی اور منتہی کا کچھ فرق نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے بعض صوفیاء کہتے ہیں کہ خوف مبتدی کو ہوتا ہے، منتہی کو کسی قسم کا غم وخوف نہیں یہ ان کی سخت جہالت ہے کیونکہ تمام سلف مرتے دم تک غم میں رہتے۔ لیکن جن عارفوں نے یہ کہا ہے کہ منتہی کو غم نہیں ہوتا، انکا مطلب یہ ہے کہ امور دنیوی کے فوت ہوجانے پر ان کو رنج نہیں ہوتا، لیکن اُمور اُخروی سے بے خوف ہونا تو معیوب ہے، اس لئے کہ آخرت کا غم مطلوب ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ'' یعنی اللہ

تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔ یعنی جو آخرت کا حصہ کم ہو جانے پر غمگین ہو۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا تو وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، آج دنیا سے غم اُٹھ گیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ جو شخص ان کو دیکھتا تو ان کے حزن وغم کی کیفیت دیکھ کر یہ گمان کرتا کہ ابھی ان پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ یہی حالت ان کے دوستوں کی بھی تھی۔

اے دوست! تو بھی غم کو لازم کرتا کہ تجھے کوئی ایسا وقت نہ ملے جس میں خواہشات نفس میں مشغول ہو جائے۔ ورنہ دھوکے میں ہوگا۔ اے دوست! بیدار ہو جا۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حلم پر مغرور نہ ہوتے کہ اس کی بخشش کا پورا اعتماد کرلیں اور نیک اعمال کو چھوڑ دیں بلکہ اللہ کی عبادت میں نہایت کوشش کرتے اور پھر اس کے فضل پر اعتماد کرتے۔ اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہ کرتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله الامانى'' یعنی دانا وہ ہے جو اپنے نفس کا حساب کرے اور آخرت کیلئے عمل کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہش کے تابع کردے پھر اللہ پر آرزوئیں باندھے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر مغرور ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، آدمی کا اللہ کی نافرمانی میں بڑھتے جانا اور پھر اللہ سے مغفرت کی اُمید کرنا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

اللہ کی محبت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

محبت کی کشش اب راہبر معلوم ہوتی ہے
جدھر جاتا ہوں اُن کی راہگذر معلوم ہوتی ہے

نشاناتِ حریم ناز ہیں ہر ذرّہ سے پیدا
ترے در تک ہر ایک شے راہبر معلوم ہوتی ہے

رگ وپَے میں ہے ساری لذت دردِ جگر پھر بھی
طبیعت تشنۂ دردِ جگر معلوم ہوتی ہے

جہاں تک بھی نظر جاتی ہے جلوہ گاہِ ہستی میں
محبت ہی محبت جلوہ گر معلوم ہوتی ہے

چرم قربانی کے مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: چرم قربانی کو صدقہ کرنا افضل ہے، یا اس کو فروخت کر کے قیمت صدقہ کرنا افضل ہے؟

جواب: چرم قربانی کو صدقہ کرنا افضل ہے، اور اپنے کام میں لانا مثلاً مصلیٰ، مشک، ڈول بنالینا بھی درست ہے، لیکن اگر فروخت کر کے رقم حاصل کرلی ہے، تو اس کو صدقہ کرنا واجب ہے، خود رکھنا یا اپنے اہل وعیال کے صرف میں لانا درست نہیں۔

سوال: اگر چرم قربانی کی رقم سے کنواں بنایا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کرنے کے بعد اگر چمڑا فروخت کردے تو قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، جس غریب کو وہ قیمت دی جائے، اگر وہ مالک ہونے اور قبضہ کرنے کے بعد کنواں بنانے کیلئے دیدے تو تعمیر میں خرچ کرنا درست ہے، بدون غریب کو مالک بنائے براہِ راست کنواں بنوانے میں خرچ کرنا درست نہیں۔

سوال: قربانی کا چمڑا مسجدوں مدرسوں میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چرم قربانی کی قیمت کا بھی وہی حکم ہے، جو زکوٰۃ کا ہے، کیونکہ اس میں بھی تملیک فرض ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

کھانے چند کی سنتیں

۱) دسترخوان بچھانا۔ ۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۳) بسم اللہ پڑھنا (بلند آواز سے)۔

۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔

۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔

۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔

۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ ۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

۱۰) جوتا اُتار کر کھانا، کھانا۔

۱۱) کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سُرین زمین پر ہوں یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی الحجۃ ۱۴۴۴ھ جولائی 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۱۷) کسی کی عزت کو دھبّہ لگانا۔

جو کسی کی عزت گرانا چاہتا ہے اللہ اس کی عزت گرا دیتا ہے۔

(۱۸) چھوٹوں پر رحم نہ کرنا۔

جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا ہے اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

(۱۹) بڑوں کی عزت نہ کرنا۔

جو اپنے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اس کے چھوٹے اس کی عزت نہیں کرتے۔

گناہ کے نقصانات

(۸۷) بندہ علمِ دین سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(۶) الایمان بالقدر

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تقدیر کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۱ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے، اسی کا نام ''تقدیر'' ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عقیدہ:۲ یہ یقین رکھے کہ جس چیز کا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں، اور جس کا نہ ہونا لکھ دیا ہے کوئی اس کو دینے والا نہیں اور وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

عقیدہ:۳ بری باتوں کے ذریعہ بندہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اور ان کے پیدا کرنے میں بہت سی مصلحتیں اور بھید ہیں جن کو صرف اللہ جانتا ہے ہر کوئی نہیں جانتا، اس لئے ان کے پیچھے نہ پڑے۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

حقیقت میں تو میخانہ جبھی میخانہ ہوتا ہے
ترے دست کرم میں جب کبھی پیمانہ ہوتا ہے
مگر اے محتسب تجھ کو بھی کچھ ذوق رندی کا
جبھی آتا ہے تو جب رنگ پر میخانہ ہوتا ہے

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)